۔تقریباً تین سال کا طویل عرصہ مسند کبیر پوریؒ پر کتاب وسنت کی آواز کو بلند رکھا۔

تصنیف و تالیف

مولنا موصوفؒ نے نماز نبوی ﷺ، فضائل رمضان اور مسلک اہل حدیث پر پمفلٹس شائع کیے لیکن افسوس ان کی کوئی کاپی میسر ہی نہ آسکی۔اس کے علاوہ مولنا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی کچھ کتب کو بھی شائع کرنے کا شرف حاصل کیا۔

جھنگ صدر میں تشریف آوری

مولنا موصوفؒ نے مسند کبیر پوریؒ کو خیر باد کہا اور الٰہی بخش کالونی صدر کے علاقہ میں تشریف لائے۔ جہاں شیخ الکل سید نذیر حسین دہلویؒ کے لائق شاگرد مولنا محمد حنیف فریدکوٹی رحمۃ اللہ علیہ پیرانہ سالی کے باعث خدمات سرانجام دینے سے قاصر تھے۔اس علاقے کو آج مین بازار کا نام دیا جاتا ہے 1982 میں مسند فریدکوٹیؒ پر خطابت کا آغاز کیا۔اس کے ساتھ ساتھ جنرل بس سٹینڈ جھنگ کے پڑوس میں ایک دینی ادارہ کی بنیاد رکھی۔جامعہ اسلامیہ کے نام سے یہ عظیم ادارہ آج فیصل آباد روڈ پر عالیشان بلڈنگ کیساتھ موجود ہے۔مولنا موصوفؒ نے مسند فریدکوٹیؒ پر طویل عرصہ تک خدمات سرانجام دیں ۔کچھ عرصہ جامع مسجد کوثر جھنگ بازار میں اپنی خطابت کے جوہر دکھلائے۔

خدمات

جس دور میں مولنا موصوف جھنگ میں تشریف لائے تھے اس زمانہ میں اہل حدیث کا نام لینا بہت جرم سمجھا جاتا تھا۔انؒ کی حکمت عملی نے اہل حدیث نام کو اتنا متعارف کروایا کہ آج بچہ بچہ اہل حدیث کے نام ولقب کو اپنے لیے اعزاز سمجھتا ہے۔جھنگ پنجاب کا بہت بڑا ضلع ہے۔مولنا موصوف کی محنتوں سے ضلع بھر میں کوئی ایسا علاقہ نہیں جہاں موصوفؒ نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے تعاون سے مسجد تعمیر نہ کروائی ہو۔گویا کہ ضلع بھر میں اہل حدیث مساجد کا جال بچھانے میں یہ منفرد ہیں۔اور ایسے ایسے طلبہ کو فن خطابت سکھایا کہ جنہوں نے کبھی خیال تک نہ کیا تھا کہ ہم بھی کتاب وسنت کے منبر ومحراب کے وارث بنیں گے۔مولنا نے اپنی حکمت عملی سے خطیب، ادیب مقرر، قراء اور علماء کی ایک کھیپ تیار کی جو تادم زیست اپنی صلاحیتیں کتاب وسنت کے لیے خرچ کر رہے ہیں۔مولنا موصوف انٹرنیشنل خطیب تھے۔اور تادم زیست مرکزی جمعیت اہل حدیث کے پلیٹ فارم سے

باقی صفحہ 54

بچپن کی محبت

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان میں محبت کے جذبات رکھے ہیں لیکن اس کے اسباب مختلف ہیں جن کی وجہ سے انسان ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں کوئی مال کی وجہ سے' تو کوئی حسن و جمال کے سبب' کوئی کسی کی قوت وطاقت یا عہدے اور منصب کی بنا پر یا پھر رشتے داریوں کی وجہ سے محبت ہوتی ہے بعض اوقات شعوری یا غیر شعوری طور پر خود بخود ہی محبت ہو جاتی ہے اور اگر یہ محبت چھوٹے کی بڑے سے ہو تو یقیناً اسے ''عقیدت'' سے ہی تعبیر کیا جا سکے گا۔ ایسا ہی کچھ حال اپنا ہے کہ کسی بھی دوسرے سے محبت کا معیار ''مسلک اہل حدیث'' ہے وہ عقیدہ بھی ہو سکتا ہے یا پھر اس کی مسلکی خدمات۔ ایسے بہت سے لوگ مرحومین اور موجودین شعوری طور پر زندگی میں آئے جن کی مسلکی خدمات تقریری یا تحریری اور بحث و مباحثے یعنی مناظرے کی وجہ سے دل وجان سے محبت کی اور رکھی ان میں بعض ایسی ہستیاں بھی ہیں جن سے ملاقات تو درکنار زندگی بھر ان کی زیارت بھی نصیب نہ ہو سکی۔ لیکن میں نے اپنے بچپن میں شعوری طور پر تین شخصیات سے محبت کی ان میں ایک میرے محبوب' جرنیل اہل حدیث حضرت مولانا قاری عبدالوکیل صدیقی خان پوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنہوں نے خان پور ضلع رحیم یار خان جیسے پسماندہ علاقے میں تبلیغی' تعلیمی' تدریسی اور تنظیمی خدمات ایسی جانفشانی اور مجاہدانہ طریقے سے سرانجام دیں کہ اس علاقے میں مقلدین حضرات کی بڑی بڑی گئی ایک گدیاں تھیں مگر قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پُر خلوص محنت کے باوصف ان کے مسند نشینوں کی ''ناک رگڑ دی'' اور علاقے بھر میں شرک وبدعات کی بیخ کنی کر کے توحید وسنت کا خالص بیج بویا۔ **فجزاہ اللہ تعالیٰ من سائر اھل الحدیث**۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آگے بڑھ کر ذاتی تعلق بنانے کے لئے یا اپنے آپ کو نمایاں کرنے کے لیے اپنا تعارف کروانا اور جائز' ناجائز تعریفیں کرنا نہ تو اچھا لگتا ہے اور نا ہی کبھی مجھے اس کا حوصلہ ہوا ہے البتہ کسی کی محبت کی قدر کرنے اور اس کا حق ادا کرنے کی حتی المقدور کوشش کی جاتی ہے۔